سوال

(156) جواز تکرار جماعت مسجد واحد میں حدیث صحیح سے ثابت ہے؟

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جواز تکرار جماعت مسجد واحد میں حدیث صحیح سے ثابت ہے یا نہیں اور فقہائے حنفیہ کی اس میں کیا رائے ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

بلاشک وشبہ فضیلت ثواب جماعت اولیٰ کا زیادہ ہے، بہ نسبت جماعات اخری کے، مگر اس سے یہ بات لازم نہیں آتی کہ تکرار جماعت بعد جماعت اولیٰ ناجائز ہوجائے اور کراہت بھی اس کی کسی حدیث سے ثابت نہیں، بلکہ جواز تکرار جماعت فی مسجد واحد حدیث صحیح سے ثابت ہے اور صحابہ وتابعین اور ائمہ مجتہدین کا اس پر عمل بھی رہا ہے۔ دیکھو روایت کیا ابوداؤد نے سنن میں۔ باب[1] فی الجمع فی المسجد مرتین۔ حدثنا موسیٰ بن اسمٰعیل ثنا وھیب عن سلیمان الاسود عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ابصر رجلا یصلی وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ۔ یعنی ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو فرمایا: کیا کوئی شخص اس کو صدقہ نہیں دیتا یعنی جو اس کے ساتھ نماز پڑھے گویا چھبیس نمازوں کا ثواب اسے صدقہ میں دیا، اس واسطے کہ جماعت سے نماز پڑھنے میں ستائیس نمازوں کا ثواب لکھا جاتا ہے۔

اور روایت کیا فرمذی نے باب ماجاء فی الجماعة فی مسجد قد صلی فیہ مرة۔ عن ابی سعید قال جاء رجل وقد صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقال ایکم یتجر علی ھذا فقام رجل وصلی معہ وفی الباب عن ابی امامة وابی موسی والحکم بن عمیر قال ابو عیسی وحدیث ابی سعید حدیث حسن۔ یعنی روایت ہے، ابوسعیدؓ سے خہ آیا ایک شخص اور نماز پڑھ چکے تھے رسول اللہ ﷺ فرمایا کون تجارت کرتا ہے اس شخص کے ساتھ یعنی اس کے ساتھ شریک ہوجائے تو جماعت کا ثواب دونوں پائیں، سو کھڑا ہوا ایک مرد اور نماز پڑھ لی اس کے ساتھ اور مسند امام احمد بن حنبل میں ہے۔ عن ابی امامة ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رای رجلا یصلی وحدہ فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ فقام رجل فصلی معہ فقال ھذان جماعة کذا فی فتح الباری شرح صحیح البخاری۔ اور ایک روایت میں مسند کے اس لفظ کے ساتھ وارد ہے صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم باصحابہ الظھر فدخل رجل وذکر کذا فی المنتقی اور کہا حافظ جمال الدین زیلعی نے تخریج احادیث ہدایہ میں ورواہ ابن خزیمة وابن حبان والحاکم فی صحاحھم قال الحاکم حدیث صحیح علی شرط مسلم ولم یخرجاہ انتہی۔

اور روایت کیا دارقطنی نے سنن مجتبے میں۔ عن[2] محمد بن الحسن الاسدی عن حماد بن سلمة عن ثابت عن انس ان رجلا جاء وقد صلی النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فقام یصلی وحدہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم من یتجر علی ھذا فیصلی معہ کہا زیلعی نے اس حدیث دارقطنی کے بارے میں وسندہ جید انتہی اور بھی روایت کیا دارقطنی نے عن[3] عصمة بن مالک الخطمی قال کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد صلی الظھر وقعد فی المسجد اذا دخل رجل یصلی فقال علیہ السلام الا رجل یقوم فیتصدق علی ھذا فصلی معہ۔ اور یہ حدیث اگرچہ ضعیف ہے، مگر چنداں مضر نہیں کیونکہ طرس متعددہ سے یہ حدیث ثابت ہے اور یہ روایت کیا بزار نے مسند میں حدثنا محمد ثنا ابوجابر محمد بن عبدالمالک ثنا الحسن بن ابی جعفر عن ثابت عن ابی عثمان عن سلمان ان رجلا دخل المسجد والنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قد صلی فقال الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ کذا فی نصب الرایة للحافظ الزیلعی اور یہ شخص جو شریک ہوئے اس شخص

کے ساتھ نماز میں وہ حضرت ابو بکر صدیقؓ تھے ۔ کہا حافظ زیلعی نے وفی روایۃ البیھقی ان الذی قام فصلی معہ ابو بکر اور کہا علامہ جلال الدین سیوطی نے قوت المغتذی میں قال[4] ابن سید الناس ھذا الرجل الذی قام معہ ھو ابو بکر الصدیق رواہ ابن ابی شیبۃ عن الحسن مرسلا انتھی ۔

پس ثابت ہوا کہ مسجد واحد میں تکرار جماعت جائز و درست ہے کیونکہ اگر تکرار جماعت مسجد واحد میں جائز نہ ہوتا تو رسول اللہ ﷺ یہ کیوں ارشاد فرماتے ۔ الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ ۔ اگر کوئی یہ شعبہ کرے کہ یہاں پر اقتداء متنفل کی مفترض کے ساتھ پائی گئی اور اس میں کلام نہیں، گفتگو اس میں ہے کہ اقتداء مفترض کی مفترض کے ساتھ مسجد واحد میں بہ تکرار جماعت جائز ہے یا نہیں ۔ تو اس کا جواب یہ ہے کہ قول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الا رجل یتصدق علی ھذا فیصلی معہ ۔ وایکم یتجر علی ھذا ۔ ومن یتجر علی ھذا فیصلی معہ ۔ والا رجل یقوم فیتصدق علی ھذا فیصلی معہ عموم پر دلالت کرتا ہے ، خواہ مقتدی متصدق و متجر متنفل ہو یا مفترض ، اور اگرچہ اس واقعہ خاص میں متصدق اس کا متنفل ہوا مگر یہ خصوص مورد قادح عموم لفظ کا نہ ہوگا اور اوّل دلیل اس پر یہ ہے کہ حضرت انس بن مالکؓ جو من جملہ رواۃ اس حدیث کے ہیں ، انہوں نے بھی یہی عموم سمجھا ، چنانچہ انہوں نے بعد وفات رسول اللہ ﷺ کے جماعت ثانیہ ساتھ اذان و اقامت کے قائم کی ، اس مسجد میں جہاں جماعت اولیٰ ہو چکی تھی ۔ صحیح بخاری کے باب فضل صلوٰۃ الجماعۃ میں ہے : وجاء[5] انس الی مسجد صلی فیہ فاذن واقام وصلی جماعۃ انتھی ۔ کہا حافظ ابن حجر نے فتح الباری میں وجاء[6] انس الخ وصلہ ابو یعلی فی مسندہ من طریق الجعد ابی عثمان قال مربنا انس بن مالک فی مسجد بنی ثعلبۃ فذکر نحوہ قال وذلک فی صلوٰۃ الصبح وفیہ فامر رجلا فاذن واقام ثم صلی باصحابہ واخرجہ ابن ابی شیبۃ من طریق عن الجعد وعند البیھقی من طریق ابی عبد الصمد العمیعن الجعد نحوہ وقال مسجد بنی رفاعۃ وقال فجاء انس فی نحو عشرین من فتیانہ انتھی ۔

حاصل کلام کا یہ ہوا ، کہ یہ سات صحابہ حضرت ابو سعید خدری وانس بن مالک و عصمہ بن مالک وسلمان وابو امامہ وابو موسیٰ اشعری والحکم بن عمیر رضی اللہ عنھم نے اس واقعہ کو رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا اور حضرت ابو بکر صدیقؓ بموجب ارشاد رسول اللہ ﷺ ساتھ اس کے نماز پڑھنے لگے ، اس مسجد میں جہاں جماعت اولیٰ ہو چکی تھی اور اطلاق اس پر جماعت کا ہوگا کیونکہ الاثنان فما فوقھما جماعۃ اور حضرت انسؓ نے بعد وفات رسول اللہ ﷺ کے اس پر عمل کیا ، جیسا کہ روایت سے مسند ابو یعلی موصلی وابن ابی شیبہ و بیہقی کے معلوم ہوا اور امام احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ کا بھی یہی مذہب ہے جیسا کہ جامع ترمذی میں مذکور ہے اور یہی مذہب صحیح و قوی ہے کہ تکرار جماعت بلا کراہت جائز ہے اور فقہاء حنفیہ بھی اس بات کے قائل ہیں کہ تکرار جماعت ساتھ اذان ثانی کے اس مسجد میں کہ امام و مؤذن وہاں مقرر ہوں مکروہ ہے ، اور تکرار اس کا بغیر ازان کے مکروہ نہیں ، بلکہ امام ابو یوسف سے منقول ہے کہ اگر جماعت ثانیہ ہیئت اولےٰ پر نہ ہو تو کچھ کراہت نہیں اور محراب سے عدول کرنے میں ہیئت بدل جاتی ہے ، بحر الرائق شرح کنز الدائق میں ہے ۔ ومنھا[7] حکم تکرارھا فی مسجد واحد ففی المجمع لا یکررھا فی مسجد محلۃ باذان ثان وفی المجتبی ویکرہ تکرارھا فی مسجد باذان واقامۃ انتھی مختصرا اور شرح منیۃ المصلی میں ہے ۔ واذا[8] لم یکن للمسجد امام و مؤذن راتب فلا یکرہ تکرار الجماعۃ فیہ باذان واقامۃ عندنا بل ھو الافضل اما لو کان لہ امام و مؤذن فیکرہ تکرار الجماعۃ وعن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ اذا لم تکن علی ھیئۃ الاولیٰ لا یکرہ والا یکرہ وھو الصحیح ۔ اور طوالع الانوار حاشیہ در المختار میں ہے کراھۃ[9] الجماعۃ فی غیر مسجد الطریق مقیدۃ بما اذا کانت الجماعۃ الثانیۃ باذان واقامۃ لا باقامۃ فقط وعن ابی یوسف رحمۃ اللہ علیہ اذا لم تکن علی ھیئۃ الاولیٰ لا تکرہ والا تکرہ وھو الصحیح وبالعدول عن المحراب یختلف الھیئۃ انتھی اور رد المختار حاشیہ در المختار میں ہے ۔ یکرہ[10] تکرار الجماعۃ فی مسجد محلۃ باذان واقامۃ الا اذا صلی بھما فیہ اولا غیر اھلہ او اھلہ لکن بمخافتۃ الاذان ولو کرر اھلہ بدونھا او کان مسجد طریق جاز اجماعا کما فی مسجد لیس لہ امام ولا مؤذن انتھی ۔ اور بھی در المختار میں ہے ۔ قد[11] علمت بان الصحیح انہ لا یکرہ تکرار الجماعۃ اذا لم تکن علی الھیئۃ الاولی انتھی مختصرا ۔ پس ان روایات فقیہہ سے صاف معلوم ہوا کہ جب جماعت ثانیۃ میں عدول محراب سے ہو جائے یا تکرار اس کا بغیر اذان کے ہو تو بلا کراہت جائز ہے اگرچہ اقامت اس میں کہی جائے اور حضرت انس کے فعل سے ثابت ہوا کہ انہوں نے تکرار جماعت ساتھ اذان و اقامت دونوں کے کیا ۔ واللہ اعلم بالصواب ۔ حررہ ابو الطیب محمد شمس الحق العظیم آبادی عفی عنہ ۔ (سید محمد نذیر حسین)

---

[1] آنحضرت ﷺ نے ایک آدمی کو اکیلے نماز پڑھتے دیکھا تو آپ نے فرمایا کیا کوئی ہے جو اس آدمی پر صدقہ کرے اور اس کے ساتھ نماز پڑھے ایک آدمی کھڑا ہوا ، اور اس نے اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھی ، آپ نے فرمایا یہ دونوں جماعت ہیں ۔

[2] ایک آدمی آیا اور آنحضرت ﷺ نماز پڑھ چکے تھے وہ اکیلا نماز پڑھنے لگا ، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ، کون ہے جو اس سے تجارت کرتا ہے کہ اس کے ساتھ نماز پڑھے ۔

[3] آنحضرت ﷺ ظہر کی نماز پڑھ چکے تھے۔ کہ ایک آدمی داخل ہوااور نماز پڑھنے لگا، آپ نے فرمایا، کوئی ہے جواس پر صدقہ کرے اوراس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔

[4] ابن سید الناس نے کہا وہ آدمی جواس کے ساتھ کھڑا ہوا تھا، ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تھا۔

[5] حضرت انس رضی اللہ عنہ مسجد میں آئے،،جماعت ہوچکی تھی، آپ نے اذان واقامت کہی اور،جماعت سے نماز پڑھی۔

[6] انس بن مالک رضی اللہ عنہ بنو ثعلبہ کی مسجد میں آئے، صبح کی نماز پڑھی جاچکی تھی آپ نے ایک آدمی کو حکم دیااس نے دوبارہ اذان کہی اوراقامت پڑھی، پھر اپنے ساتھیوں سمیت نماز پڑھی۔

[7] اوراس میں سے ایک ہی مسجد میں تکرار،جماعت کا مسئلہ بھی ہے مجمع میں ہے محلہ کی مسجد میں دوسری اذان کہہ کر دوبارہ.جماعت نہ کرائی جائے، مجتبیٰ میں بھی ایسا ہی ہے۔

[8] جب کسی مسجد کا کوئی امام اور مؤذن مقرر نہ ہوں تواس میں اذان اوراقامت سے.جماعت مکروہ نہیں ہے بلکہ افضل ہے ہاں اگر امام اور مؤذن مقرر ہوں تو تکرار.جماعت مکرہ ہے اورابو یوسف کے نزدیک اگر پہلی ہیئت پر نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے، ورنہ مکرہ ہے اوریہی صحیح ہے۔

[9] محلہ کی مسجد میں تکرار.جماعت اسی صورت میں مکرہ ہے، جب کہ اذان واقامت سے ہو، اگر صرف اقامت سے ہو تو مکروہ نہیں ہے، ابو یوسف کہتے ہیں اگر.جماعت پہلی ہیئت پر نہ ہو تو مکروہ نہیں ہے اور محراب بدل دینے سے ہیئت بدل جاتی ہے۔

[10] محلہ کی مسجد میں اذان اوراقامت سے.جماعت مکروہ ہے، ہاں اگر پہلے محلے والوں نے نہ پڑھی ہو یا محلہ والوں نے اذان آہستہ کہی ہو یا محلہ والے ہی دوبارہ.جماعت کرائیں یا مسجد شارع عام پر ہو یااس کا کوئی امام مقرر نہ ہو توان تمام صورتوں میں تکرار.جماعت مکروہ نہیں ہے۔

[11] یہ تو آپ جانتے ہیں کہ اگر پہلی ہیئت پر.جماعت نہ ہو تو تکرار.جماعت مکروہ نہیں ہے۔

فتاویٰ نذیریہ

جلد01